بوسنیا کے وفد کی ملاقات

بعدازاں بوسنیا (BOSNIA) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا:

بوسنیا سے امسال 59 افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں گزشتہ سال بھی جلسہ سالانہ پر آیا تھا، امسال بھی شامل ہوا ہوں۔ جلسہ میں دعاؤں کا موقعہ ملا ہے۔ گزشتہ سال میں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی کہ میرے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ ملازمت نہیں ہے۔ جب میں جلسہ سے واپس گیا تو مجھے جاتے ہی کام مل گیا۔ یہ سب حضور انور کی دعا کی برکت سے ہوا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میرے دائیں ہاتھ پر زخم تھا۔ میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کی سعادت پائی اور جب واپس گھر پہنچا تو مجھے زخم سے شفاء ہو چکی تھی۔ یہ سب کچھ مصافحہ کی برکت سے ہوا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ مجھے اور میرے خاندان کے لوگوں کو صحت دے اور پریشانی سے بچائے اور مجھے دوبارہ توفیق دے کہ میں پھر آ کر حضور انور سے ملوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک عمر رسیدہ شخص نے عرض کیا کہ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے اس عمر میں خلیفہ وقت کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ایک خاتون نے اپنی پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست کی اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ سرکاری یتیم خانہ کی ڈائریکٹر ہیں۔ جماعت نے ان کے ساتھ کافی پراجیکٹ کئے ہیں۔ موصوفہ نے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ لوگوں کو عقل دے تاکہ سب مل کر خدمت کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان بے نفس ہو کر کام کرے۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میڈیا میں اسلام کا غیر اسلامی چہرہ دکھایا جاتا ہے اور اسلام کو بُرے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کا سوسائٹی میں ایک سٹیٹس بھی ہے تو آپ مل کر کام کریں اور اس پراپیگنڈا کے خلاف آواز اٹھائیں۔

ایک مہمان نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور بتایا کہ میں دو سال سے جماعت کے ساتھ پراجیکٹ کر رہا ہوں اور جماعت ان کے ساتھ مل کر ان کی مدد کرتی ہے۔ گزشتہ سال بھی جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ اس سال بھی شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔

☆ **ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں میں اس قدر اختلافات ہیں۔ مسلمان دنیا ایک دوسرے کے خلاف ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہی جنگ کر رہے ہیں۔ یہ صرف عرب ممالک کی بات نہیں بلکہ ساری دنیا میں ہی یہ صورتحال ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور اس مسئلہ کو کس طرح دیکھتے ہیں اور اس کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

جماعت احمدیہ کے لئے اس مسئلہ کو دیکھنا تو بہت سادہ اور simple ہے۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی اور یہ حدیث تھی کہ ایک زمانہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ہوگا، اس کے بعد خلافتِ راشدہ کا زمانہ ہوگا، اس کے بعد ملوکیت پھیلے گی اور لمبا عرصہ رہے گی اور اس کے بعد مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا۔ اور اس کے بعد اسلام کا revival ہوگا اور ایک جماعت قائم ہوگی۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اسلام کے اندر بہت سارے فرقے ہو جائیں گے اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ گو کہ کہنے کو تو صرف دو بڑے فرقے ہیں سُنی اور شیعہ لیکن ان کے اندر پھر اتنی sub-division ہوئی ہے کہ ہر گروہ اپنے اپنے امام کو ہی حق پر سمجھتا ہے۔ اور اس وجہ سے علماء میں آپس میں اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کی وجہ سے ان کی مسجدوں میں ان کے پیچھے مقتدی جو نمازیں پڑھنے کیلئے آتے ہیں ان کے ذہنوں پر ان اماموں کے خیالات راسخ ہو جاتے ہیں اور پھر ہر کوئی سمجھتا ہے کہ ہم ٹھیک ہیں اور باقی سب غلط ہیں۔ اور پھر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اسلام کی بنیادی تعلیم کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم نے تو فرمایا ہے کہ **'رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ'** یعنی آپس میں نیک سلوک ہو اور پیار اور محبت کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ تو اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ اس قسم کے نام نہاد علماء اختلافات کی خلیج کو وسیع کرتے چلے گئے ہیں۔ پھر جو مسلمان لیڈرز ہیں ان کے ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اس بات کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھیں کہ ان کی پارٹی حکومت میں آئی اور وہ عوام کی خدمت کریں، ان کے اپنے مفادات ہوتے ہیں۔ جو بھی آتا ہے وہ اقتدار پر قبضہ جمانا چاہتا ہے، اقتدار کو چھوڑنا نہیں چاہتا اور اس کی خاطر اگر ان کو لوگوں پر ظلم بھی کرنا پڑے تو کرتے ہیں۔ اس لئے چاہے دنیادار لیڈر ہیں، ملک کے سربراہ ہیں یا سیاسی پارٹیوں کے سربراہ ہیں یا دینی لیڈر ہیں سب نے عوام کا ایسا مزاج بنا دیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی صحیح ہیں۔ اور اس کیلئے ہمیں جو بھی کرنا پڑے کریں گے، چاہے ظلم ہی کرنا پڑے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ملکوں کے اندر بھی پارٹیوں کی چپقلش کی وجہ سے یا فرقوں میں چپقلش کی وجہ سے ظلم ہو رہے ہیں اور ایک ملک دوسرے ملک سے بھی لڑائی کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

اس لئے ہم تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جس شخص نے آنا تھا وہ آ گیا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ مَیں دو اہم کاموں کیلئے آیا ہوں۔ ایک تو بندے کو خدا کی پہچان کراؤں اور اُسے قریب لاؤں اور انسانوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ اسی کام کے لئے جماعت احمدیہ نے ساری دنیا میں اپنے مشن بھی کھولے ہوئے ہیں اور تبلیغ بھی کرتی ہے اور اسلام کا پیغام بھی پہنچا رہی ہے۔ اس لئے آپ دنیا کے کسی بھی ملک میں چلے جائیں، افریقہ جہاں اللہ کے فضل سے احمدیت کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہے، وہاں کے دور دراز علاقوں میں چلے جائیں، پھر انڈونیشیا ہے، ملائیشیا ہے، یورپ کے ممالک ہیں یا ایشیا کے دوسرے ممالک ہیں آپ ہر جگہ یہی دیکھیں گے کہ احمدیت کا مزاج ایک ہی ہے کہ امن اور محبت اور بھائی چارے کی فضا کو قائم کرنا ہے۔ اسی وجہ سے بعض جگہوں پر ہم پر ظلم بھی ہوتے ہیں لیکن ہم نے کبھی retaliate نہیں کیا، کبھی جواب نہیں دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے جو حل پیش فرمایا ہے، جس کی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی بھی فرمائی تھی اور ہمارے ایمان کے مطابق قرآن کریم میں سورۃ الجمعہ میں بھی اس کا ذکر ہے، وہی ایک حل ہے جو مسلمانوں میں موجود افتراق کو ختم کر سکتا ہے۔ باقی کم از کم ہر انسان چاہے کسی بھی فرقہ کا ہو وہ عقل رکھتا ہے، اس کو چاہئے کہ ہر بات کو سننے کے بعد یا اُس پر عمل کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے کہ میں جو بھی کر رہا ہوں وہ صحیح بھی ہے یا نہیں؟ ضروری نہیں کہ بے عقلوں کی طرح ہر بات کے پیچھے چل پڑیں۔ اگر عقل والے انسان چاہے وہ دنیا کے کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ اس بات کو realise کر لیں تو دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

اگر یہ لوگ جائزہ لیں تو ان کو پتہ لگ جائے گا کہ عراق میں بھی اور سیریا میں بھی گو کہ مغربی طاقتوں نے فساد کو ہوا دینے میں کردار ادا کیا ہے لیکن فساد کی بنیاد وہی ہے شیعہ اور سُنی کا افتراق۔ ترکی میں بھی قوموں کی وجہ سے مسئلہ پیدا ہوا ہے کہ وہ تُرک ہیں اور کُرد ہیں۔ تو ہر جگہ انسان اس لئے لڑ رہا ہے کہ ان کے اپنے interest زیادہ ہو گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی بات کو سننا نہیں چاہتے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کی نشانی بتائی تھی **رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ** 'لڑائی کرنے کی نشانی تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بتائی ہے کہ **قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی** 'لیکن مسلمانوں کا آجکل یہ حال ہے کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ ایسے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بات مان رہے ہیں یا نہیں مان رہے؟ اگر آپ سوچیں تو آپ کو اس کا حل خود ہی مل جائے گا۔